إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

زندہ سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو بس یہی دو پشت چار پشت

بفضل خداوند لطیف رسالہ ہذا از تالیف و تصنیف جناب ابوالعمید مولوی محمد عبدالمجید صاحب امام مسجد قلعہ مؤلف گلشن ابراہیم خلیل و مکائد النساء حصہ اول و دوم و چراغ نماز حصہ اول مقیم مالیگاؤں بمبئی

مجید غفار

۱۳۳۵ھ المعروف بہ ۱۹۱۷ء

قول مختار

بار اول ۱۰۰۰ در بابت قیمت ۱ر

مسجد ضرار

[illegible]

حقوق تصنیف محفوظ ہیں بلا اجازت مؤلف کسی کو حق طبع نہیں ہے

بحسن خواہش جناب سیٹھ غریب اللہ سردار و ملا عظیم اللہ مقدم تاڑی میل و حکیم امان اللہ و میانجی جان محمد صاحبان برہانپوری عم فیضہم

شکریہ:- میں ان حضرات کا نہایت شکر گزار ہوں کہ ان کی کوشش اور توجہ سے یہ رسالہ چھپا۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ خاکسار مؤلف

مصطفائی اسٹیم پریس نل بازار بمبئی میں چھپا اور مالیگاؤں سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اما بعد بندہ راجی رحمت رب رشید۔ احقر ابو الحمید۔ محمد عبد المجید عفا اللہ الوحید امام مسجد قلعہ خلف جناب حاجی حافظ مولانا مولوی محمد نصر اللہ عرف حافظ بابو صاحب مغفور مقیم مالیگاؤن عرض کرتا ہے کہ میرے پاس مسجد ضرار کے متعلق معزز عالمون کے چند فتوی موجود ہین میرا ارادہ ہوا کہ انھین کسی ایسے رسالے مین درج کر دے جاوین کہ اسمین مختصر مضامین نفاق اور اتفاق کے بھی ہون اور اسے طبع کرا کے ہر صاحب عظام بلکہ ہر خاص و عام کے ہاتھ تقسیم کر دیا جائے اور ہمارے برادران اہل اسلام اسکے ذریعہ سے نفاق کے زمام کو چھوڑ کر عنان اتفاق تھام لین اور ہٹ دھرمی کو بالائے طاق کرکے انصاف سے کام لین اور وہ یہ بھی سمجھ لین کہ ان باتون سے مسجد ضرار کی بنیاد قائم ہوتی ہے اور اوسکا حکم یہ ہے اور وہ ہے۔ لہذا اسے جمعہ ۱۸ محرم سنہ ۱۳۳۲ھ کو لکھنا شروع کیا واللہ المستعان علی ما تصفون۔

توضیح پہلے ہر مسلمان صاحب ایمان کو یہ جاننا ضروری بلکہ فرض عین ہے کہ مسجد کو مسجد ضرار کب کہتے ہین اور اسکا حکم کیا ہے۔ شریعت نے اسکے تخریب اور تحریق کا حکم کیون دیا ہے ایسی مسجد مین نماز درست ہے یا نہین بانی مسجد ضرار کسی گناہ کے مستحق اور مستلزم ہین یا نہین لہذا اسکے ضرار ہونیکی اصل صورت یہ ہے کہ ہمارے برادران اہل اسلام خواہ وہ مقتدی ہون یا امام پہلے پہل یہ لوگ باہم متفق ہو کر کسی مسجد مین نماز ادا کرتے ہین جب کبھی دینی یا دنیوی معاملات مین کسی قسم کی باہم گفتگو اور تنازع ہوا تو اونھین بھائیون مین سے دو فریق ہو کر ایک جماعت تو اسی مسجد مین نماز پڑھتی رہتی ہے اور دوسری جماعت محض اپنی نفسانیت اور ضد سے اسکے مقابلہ مین ایک سوا اینٹ کی مسجد علیحدہ بنالیتی ہے بعد ازان یون فتوی جاری کرتے ہین کہ کیا ہم اپنی مسجد مین نماز پڑھینگے تو نہ ہوگی بخوبی ہوگی اور حالانکہ بعض وقت امام اور صرف ایک ہی مقتدی سے نماز با جماعت ادا کی جاتی ہے یہی باعث ہے کہ اکثر مقامات مین نمازیون تعداد سے مسجدون کی تعداد کہین زیادہ ہے۔ ہمارے اسی شہر مالیگاؤن کو لیجئے کہ مسجدین تو بکثرت مگر نمازیون کا پتہ نہین مثل عنقا ہین تو بھی روز بروز نئی نئی مسجدین بڑھتی اور بنتی جاتی ہین

اور غضب یہ کہ نئی مسجد کی بنیاد قائم کرکے پرانی مسجد کے سامان لینے کا خیال دوڑایا جاتا ہے
پھر اسوقت مولویون سے فتوی دریافت کرتے ہین کہ حضرت مولوی صاحب وہ پرانی مسجد تو
بالکل ہی ویران اور اوجاڑ ہو گئی ہے حتی کہ اب اسکے آباد ہونیکی ذرہ بھی امید نہین کیا اسکی فلان
چیز اس نئی مسجد مین لاکر لگا لین تو درست ہے یا نہین اور حالانکہ شریعت سے اسکی سخت
ممانعت اور ناجائز ہے یا کسی سے دریافت بھی نہ کئے اسکی چیز لوگون کی نظرین بچا کر چوری
کرکے لائے اور اپنی اس نئی مسجد مین لا لگا دیئے اس حالت مین اگر کسی نے دیکھ بھی لیا تو خود
ہی یہ فتوی اور مسئلہ پیش کر دیتے ہین کہ بھائی وہ بھی تو خدا خانہ ہی ہے مسجد ہی مین لگائین گے
اس مین نہ لگی اوس مین لگی اس سے بگڑ تا ہی کیا ہے اللہ اکبر ہماری یہ کیا سمجھ ہے کہ قدیم مسجد تو
ویران ہو اور جدید مسجد کی آبادی کے لئے کوشان ہون مہربانو خدا کے یہان تمہین اسکا جواب
دینا ہوگا ہمارے سردار دو عالم حضرت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو تمہین شرمانا ہوگا
اسوقت کچھ بن نہ آئیگی لطیفہ۔ اسیطرح کانپور مین ایک شخص نے مسجد بنوائی اوہر دوسرے
برادری کے بھائیون نے اسکے مقابلے پر محض ضد سے ایک دوسری مسجد تیار کی جب دونون
مسجدین بنکر تیار ہو گئین تو اب نمازیون کی فکر ہوئی آخر یہ تجویز ہیگی کہ ہر نماز کے بعد شیرینی
تقسیم کی جایا کرے تا کہ نمازی بہ بہین اللہ غنی دوستو کیا وہ پرانی مسجد جسمین تم ہمیشہ نماز پڑھتے
رہے مسجد ہی نہ رہی اور تمہاری یہ مسجد اب مسجد ہوئی (ہائے تمہاری ایسی سمجھ پر مین قربان جاؤن)
نہین ہرگز نہین بلکہ اللہ تعالی اسی قسم کی مسجد کے گرا دینے اور جلا دینے کا حکم فرمایا ہے اور اسی
آیہ شریفہ سے مسجد ضرار کی تخریب اور تحریق کا ثبوت صریح مسطور ہے وہ یہ ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا
مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ
وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ
مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ أَفَمَنْ
أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ
بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔ اس آیہ کریمہ کے ترجمہ اور شان نزول سے
پورا پورا مقصود حاصل ہو جائیگا اب اسکے صرف ایک ایک ٹکڑے کا بیان جو بعینہ تفسیر کبیر اور
تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر مدارک اور تفسیر خازن اور تفسیر حسینی وغیرہم مین درج ہے ملاحظہ فرمایئے
وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا یہ ٹکڑا منافقون کی جماعت کے لئے نازل ہوا ہے وہ لوگ ایک

مسجد ضرار بنائے تاکہ اس سے مسجد قبا کے نمازیوں کو ضرر پہونچے اور وہ بارۂ منافق تھے جنکے نام یہ ہین۔ ودیعہ بن ثابت۔ خدام بن خالد۔ انھین دونون کے گھر کی طرف اس مسجد کا دروازہ تھا ثعلبہ بن حاطب۔ حارثہ بن عمرو اور اسکے دونون بیٹے جمع اور زید بھی تھے۔ معتب ابن قشیر۔ عباد بن حنیف اور عباد کا بھائی سہل بن حنیف۔ ابو حبیبہ بن الاذعر۔ و نبتل بن الحارث۔ بجاد بن عثمان اور ایک شخص بحزج بھی تھا۔ وکفرا و تفریقا بین المؤمنین۔ یہ سب باہم متفق ہوکر مسجد قبا ہی مین نماز پڑھتے رہے بعد مین یہ اہل نفاق ایک مسجد ضرار مسجد قبا کے مقابلہ مین تیار کر کے اسمین نماز پڑھنے لگے اور نماز کے ادا مین بھی اختلاف کر دئے اور الفاظ مین بھی فرق کر ڈالے انکے ہمراہ مجمع بن حارثہ بھی نماز پڑھنے لگا جب انکی مسجد ضرار بنکر تیار ہو گئی تو حضرت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسوقت آپ جنگ تبوک کا کل سامان مہیا کر چکے تھے یہ منافق آپ سے عرض کئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے یہ مسجد اس لئے بنائی ہے کہ رات کو بہت اندھیرا رہا کرتا ہے اور بارش کے ایام مین بھی ہمکو دور ہوجانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اور آپکی مسجد فاصلے پر ہے اسوجہ سے یہ مسجد بنائے لہذا ہم لوگ یہ چاہتے ہین کہ آپ ہمارے ساتھ بھی نماز ادا فرمائین اور ہمارے لئے بھی برکت کی دعا طلب کرین آپنے ان لوگون کو کہا کہ اسوقت تو مین سامان سفر مہیا کر چکا ہون ہان جب ادہر سے ہم واپس آئینگے تو انشاء اللہ ہم تمہارے ساتھ اسی مسجد مین نماز پڑھینگے۔ وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل اور اس شخص کے منتظر تھے جو پہلے سے اللہ اور رسول سے لڑ رہا تھا یعنے جب منافق لوگ مسجد تیار کر چکے تو ابو عامر راہب کے وہ منتظر تھے جب مدینہ شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ابو عامر نے آپ سے کہا کہ کیون کیسے آئے آپنے فرمایا کہ مین دین ابراہیم اور راہ حق کی ترغیب دیتا ہون ابو عامر نے کہا کہ مین تو انہی کے دین پر ہون آپنے کہا کہ تو اسپر نہین ہے تب اسنے کہا کہ ہان مین اسپر نہین ہون۔ لیکن مین تجکو دین ابراہیم مین داخل ہی کرونگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تو کچھ نہین کر سکتا البتہ مین تجھے زدوکوب کر کے اسمین داخل کردونگا تب ابو عامر کہنے لگا کہ اچھا ہم مین سے جو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ اسکو رانده درگاه کرے اور وہ تن تنہا غریب ہی مرے آپ نے اسکی دعا پر آمین کہا پھر اسی روز سے اسکا نام ابو عامر فاسق رکھا اور لفظ راہب کو نکالدیا (راہب مجوسیون کے یہان گوشہ نشین اور پارسا عابد کو کہا جاتا تھا اب ان کو پادری کہتے ہین) پھر جب جنگ احد کا وقت آیا تو وہی ابو عامر تو وہی ابو عامر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ کیا کہون اسوقت میرے پاس کوئی قوم نہین ورنہ تجھے قتل ہی کرڈالتی لیکن مین ان ہی لوگ کے ہمراہ تجھے قتل کئے بغیر ہرگز نہ چھوڑونگا پھر اسی دن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ اسکے دل مین بندھا ہی رہا پھر جب جنگ حنین شروع ہوئی تو لشکر ہوازن کو جو بنی قیس کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے لیکر وہان جا حاضر ہوا تاکہ آپکو شکست دیکر قتل کرڈالے مگر وہان خود ہی ہزیمت اور شکست کھاکر شام کے ملک مین بھاگا اسنے وہان سے ان منافقون کو یہ چٹھی لکھی کہ تم لوگ اپنی اپنی استعداد اور استطاعت کیموافق لشکر یو کے لئے خورش و پوش اور ہر قسم کا اوزار بہت جلد مہیا کرو اور میرے واسطے ایک دوسری مسجد کسی اور جگہ بناکر تیار کرو مین یہان سے روم کے بادشاہ کے پاس جانیوالا ہون اور اسکے پاس سے لشکر کثیر لیکر آؤنگا اور مدینہ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور انکے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کو جلاوطن کردونگا۔ پھر ابو عامر کے حکم کے موافق ان منافقون نے مسجد قبا کی قریب ہی ایک دوسری مسجد مسجد ضرار بنائی تو اسی پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل اسکا ترجمہ اوپر گذرا یعنے یہ اسی شخص ابو عامر کے انتظار مین ہین تاکہ وہ آوے اور اسکے ہمراہ نماز پڑھین۔ ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی یعنے وہ لوگ قسم کھاوینگے کہ ہمارا ارادہ بھلائی کے سوا دوسرا کچھ نہین ہے یعنے ہمارا یہ ارادہ ہے کہ مسلمانون کیلئے آسان ہو اور جو کہ بوڑھے اور ناتوان ہین ان کے لئے بھی ایذا اور تکلیف نہ ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بہت فاصلے پر ہے واللہ یشہد انہم لکذبون یعنے اللہ تعالیٰ خود ہی گواہی دیتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب سراسر جھوٹے اور فسادی ہین تمھین انکا راز معلوم نہین ہین تمپر انکا بھید ظاہر کردونگا۔ جب آپ غزوۂ تبوک سے واپس ہونے لگے تو مدینہ شریف کے قریب ہی ایک موضع آوان ہے وہان نزول فرماے یہ منافق لوگ وہان جا پہونچے اور کہنے لگے کہ یا حضرت تشریف لیچلئے اور ایفاے وعدہ کرکے ہماری مسجد مین نماز ادا فرمائیے اسوقت آپ اپنے جسم اطہر سے پیرہن مبارک نکالے ہوئے جلوس فرماتے تھے اصحابون سے طلب کئے کہ میرا پیرہن لاؤ مین پہن لون تو جاؤن بس اتنے مین اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ یہ پیغام بھیجا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ مسجد مسجد ضرار ہے یہ خبر پاتے ہی آپنے یہ اہتمام کیا کہ مالک ابن الدخشم۔ معن بن عدی۔ عامر بن السکن الوحشی قاتل حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بلاکر کہا کہ تم سب کے سب اس مسجد اور اسکے بانی مبانی

کیطرف چلو اور اس ظالم مسجد کو گرا کر اور جلا کر نفس نخس کر ڈالو یہ سنتے ہی وہ لوگ فوراً دار سالم بن عوف کے پاس آئے اونسے مالک ابن الدخشم نے کہا کہ تم دیکھو مین اپنے اہل کو آگ سے بچاتا ہون پھر مالک نے اس مسجد ضرار مین کھجور کی بہت سی خشک شاخین جمع کین اور اس مین آگ لگادی جس سے وہ مسجد ضرار جل بھنکر خاکستر ہوگئی پھر آپ نے یہ حکم فرمایا کہ اس مسجد کی جگہ کو اب کناسہ (بضم کاف تازی) بناڈالو اور اس مین مردار اور کوڑا کرکٹ اور خار و خاشاک ڈالوادہر اس مسجد ضرار کی یہ تخریب اور تحریق ہوئی اور ادہر ملک شام مین ابو عامر بھی مرکر نیست و نابود ہوگیا۔ پھر اللہ تعالی نے کہا لا تقم فیہ ابداً اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس مسجد ضرار مین تو نماز مت پڑھ۔ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ یعنے وہ مسجد جسکی بنیاد پہلے دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ مسجد قبا ہے وہی بہت لائق ہے تو اسی مین نماز پڑھ فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المتطہرین یعنے اس (مسجد قبا) مین ایسے مرد لوگ ہین کہ اپنے کو پاک اور صاف رکھنا بہت ہی اچھا سمجھتے ہین اور اللہ تعالی پاکی کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے یعنے وہ لوگ جنب اور محدثات اور نجاسات سے پاک رہتے ہین۔ افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر یعنے جسنے اپنی مسجد کی بنیاد اللہ کے تقوی اور اسکی رضامندی پر رکھی وہی بہتر ہے ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ھار فانھار بہ فی نار جہنم یعنے جسنے کہ اپنی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر بنائی پس وہی غار اسے جہنم کی آگ مین لیکر گر پڑیگا واللہ لا یہدی القوم الظلمین یعنے اللہ تعالی ظالم قوم کو کبھی ہدایت نہین کرتا یہ مطلب اور مدعا ان آیتون سے نکل آیا مسجد ضرار کی کیفیت معلوم ہوگئی بانی مسجد ضرار ظالم ٹھہرے اسکے گرادینے اور جلادینے کا ثبوت کافی ہے اور مسجد ضرار کی بنیاد نفاق کے باعث ہوئی وغیرہ جیسا کہ ظاہر ہوچکا پس اسی واقعہ کو آپ حضرات و نیز کل برادران اہل اسلام بغور خیال فرماوین اور انصاف سے کام لین جبکہ ایسی ظالم مسجد کی تخریب اور تحریق کا شریعت اور آیات قرآنیہ سے حکم ہے تو اس مین نماز کب درست ہوسکتی ہے اور یہ مثال صادق آتی ہے کہ محنت برباد گناہ لازم جب ظاہر ہوچکا کہ ایسی مسجد ون مین نماز جائز نہین اور ہم اسی مین پڑھتے ہین تو جتنے روز تم اس مین پڑھوگے اتنے روز کی فرضیت تمہارے سر سے ہرگز ہرگز نہ ادا ہوگی جسکا مواخذہ محشر کے روز سخت ہوگا لہذا میرے رفیقو تم ظالم مسجد مین نماز نہ پڑھو اور جان بوجھکر عذاب اخروی سر پر نہ لو کیونکہ

تمہین جتلا دیا گیا کہ اگر کسی مسجد پر کسی قسم کا تنازع ہو اور انھین سے چند لوگ ملکر ایک دوسری مسجد اوسکے مقابلے مین تیار کرلین اور اپنے ہی مسلمان بھائی کی ایذا رسانی کے لئے مستعد ہوجائین اور محض نفسانیت ہی نفسانیت ہو تو سمجھ لو کہ وہی مسجد ضرار اور ظلم ہے جسکا حکم تم سن چکے اور انہین باتون سے تم یہ سمجھ سکتے ہو کہ اول فلان مسجد پر جھگڑا ہوا اس کے بعد اس مین کئی آدمی جدا ہو کر یہ فلان مسجد بنائے ہین پھر جو مسجد ایسی معلوم ہوجائے تو تم کبھی اس مین نماز نہ پڑھو مین اور بھی ایک موٹی مثال دیکر تمہین بخوبی سمجھائے دیتا ہون مثلت مثلاً کسی مسجد پر خواہ ہمارے شہر مالیگاؤن کی ہو یا کسی اور شہر کی ہو نمازی لوگ متفق ہو کر وہین ہمیشہ نماز پڑھا کرتے ہین مگر ان مین کسی دن کسی معاملہ دینی یا دنیوی کے لئے تنازع اور جھگڑا ہوا اس منازعت کے باعث وہ سب دو فریق ہوگئے تو جو لوگ ان سے نفاق اور حسد اور محض نفسانیت اور ضد سے جدا ہوگئے اور پہلی مسجد کے مقابلے مین اسی کی ضد پر ایک دوسری مسجد قائم کرلے تو یہی مسجد مسجد ضرار مین شامل ہے اور ایسی مسجد بھی جو خاص لوجہ اللہ نہ ہو بلکہ فخر اور مباہات اور ریا کرے یعنے خاص اپنے مال سے مسجد بنا کر ریا اور فخر کرے کہ یہ ہماری مسجد ہے یا فلان کی ہے یا ایسی کوئی بات کہا جس سے فخر اور ریا ظاہر ہوتا ہے اور سماعت اور مال غیر طیب سے بنی ہو ان سب پر بھی ضرار کا حکم لاحق ہوتا ہے اب جو لوگ کہ ایسی ایسی مسجدین بنائی ہون ان سے اگر اللہ کا واسطہ بھی دیکر دریافت کیا جائے مگر کبھی یہ نہ کہین گے کہ ضرار ہی کی مسجد یا ریا وغیرہ کی ہے بلکہ خواہ مخواہ خدا کی قسم کھا کر یہی کہینگے کہ ہم نے خاص لوجہ اللہ بنائی ہے جیسا کہ ان منافقون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور چونکہ ان کے قرینے اور چال ڈھال سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ نفاق سے اپنے ہی مسلمان بھائی کی ایذا رسانی کے لئے مسجد تیار کئے ہین اصل بات یہ ہے کہ اپنا گناہ خود اپنے منہ سے کوئی نہین کہتا۔ رفیقو آجکل ہم ایمان والون مین اسقدر نفاق کا مرض پھیل گیا ہے کہ جسکے معالجہ کے لئے کوئی حکیم حاذق بھی آمادہ نہین ہوتا واقعی اسکا علاج تا حین حیات ممکن نہین افسوس ہم اہل حق اہل ایمان اہل اسلام ہو کر نفاق کرکے اپنی عمر بھر کا گرانمایہ بیش بہا ایمان جی جان سے نثار اور برباد کرتے ہین اور صد افسوس اتفاق سے کوسون دور رہتے ہین کیون نہ رہین اسلئے کہ نفاق مین صرف چار ہی حرف ہین اسکا وزن تو کم ہے اسکا بار ہم اٹھا سکتے ہین مگر لفظ اتفاق کے چھ حرف ہین اس سے دو زیادہ وہ بہت ہی گران ہے ہم اسے نہین اٹھا سکتے

میرے دوستو ذرا سوچو تو سہی کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونون جہان کے سردار اور انکے اصحابون
کو کفار مکہ اور اور ونکی طرف سے صدہا تکلیفین پہونچین اور کیسے کیسے دکھ سہے آپکو معلوم ہوگا لیکن
تو بھی آپ کبھی زبان پر اُف نہ لائے نہ کسی کو بد دعا کئے غیر مذہب والون سے بھی خندہ پیشانی سے
ملتے رہے حتیٰ کہ کافرون نے آپکے دندان مبارک کو شہید کرکے خون کے فوارے اُڑائے اور کسی
موقع پر آپکی ایڑی شریف مین پتھر مار مار کر خون کے نالے بہائے مگر واہ رے آپکے اخلاق حمیدہ کہ
آپ پھر بھی ذرا تیور نہ بدلے اور ذرا بھی دل اطہر پر غبار کدورت جمنے نہ دئے یہ کیون آپکو اتفاق کا
بہت ہی خیال تھا نفاق سے کوسون دور رہتے تھے مجبو دنیا مین رہکر آسانی کے طالب رہوگے
تو ہمارے گناہ کی کشتی بحر عصیان سے کیونکر پار ہوگی اور تکلیف جھیلکر اتفاق سے محبت رکھوگے تو یاد
رکھو کہ یہی لفظ اتفاق ہمارے لئے کشتی بنکر اپنی پشت پر ہمین بٹھاکر بحر عصیان سے پار کرتا ہوا
بہشت مین پہونچاکر حق کے دیدار سے مشرف کردائیگا جو کہ جنت کی تمام نعمتون سے کہین اعلیٰ حق
کا دیدار ہے اور یہ ظاہر ہے کہ آسانی کیوقت خدا و رسول بھول جاتے ہین اور مصیبت مین وہ دونون
یاد رہتے ہین تو جب وہ یاد رہینگے تو ہمارے گناہ کی کشتی کیونکر نہ پار ہوگی اب اس معمّا کیطرف بھی
غور فرمائین کہ لفظ نفاق مین چار حرف ہین پہلا نون دوسرا فا تیسرا الف چوتھا قاف تو نون
سے مراد نالائق اور نادان ہے اور فا سے مطلب فاقہ اور فقیر ہے اور الف سے مقصود احقر اور
اذل ہے اور قاف سے مدعا قہر خدا و قعر دوزخ ہے تو یہ سب ملکر کہتے ہین کہ ہم چارونکو جو انسان
اپنے دل مین بٹھالیگا تو ہم سب اسکو ملکر نالائق اور نادان اور فاقہ مست اور فقیر اور لوگونکی نظرون
مین رذیل و حقیر بناکر خدا کے قہر و غضب مین ڈالکر قعر دوزخ مین ڈھکیل دینگے چنانچہ قول باری
بھی ہے ان اللہ جامع المنافقین والکفرین فی جہنم جمیعا اور لفظ اتفاق مین چھ حرف ہین
پہلا الف اور دو تے (مشدد) چوتھا فا پانچوان الف چھٹا قاف تو الف سے مدعا اللہ اور احمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت رکھنے والا اور پہلے تے سے مقصود جانکنی اور موت کی تلخی سے رہائی پانیوالا
اور دوسرے تے سے مطلب قیامت کے عذاب کی تلخی سے رستگاری دلانیوالا اور فا سے مراد
دونون جہان سے فائدہ اوٹھانیوالا اور فقر و فاقہ سے دور رہنے والا اور دوسرے الف سے
حاصل احکم الحاکمین یعنے خدا اور افضل المرسلین یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انس مین غرق ہوجانیوالا
اور قاف سے قرب الٰہی اور قرب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونیوالا اور قہر مولا اور قعر دوزخ سے
نجات پانیوالا یہ سب متفق ہوکر یہ ارشاد کرتے ہین کہ اے انسان بے بنیان ای حنفی والو اسلام والو

اگر تم ہمین اپنے دل کے کسی گوشے مین بٹھالوگے تو خدا وحدہ لاشریک کی ذات والاصفات سے
امید واثق ہے کہ تمھین ضرور ضرور تلخی موت و تنگی عذاب و قہر ہولا و قعر دوزخ سے نجات اور
تمھارے لئے ان باتون کا فائدہ اور نفع دلا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی سفارش
کر کے اور ان دونون کی محبت کا صلہ دلا کے جنت پر نعمائے لذت مین باطمینان پہونچا کے قرب
الٰہی مین داخل کر دینگے پھر وہ پروردگار عالم تمھین اپنے دیدار پرانوار سے مشرف فرمائیگا جیسا کہ
انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون ۝ تحقیق کہ کل مومن
مسلمان آپس مین بھائی ہین پس اپنے دو بھائیون مین صلح کر لو اور اللہ سے ڈرو شاید کہ تم
رحم کئے جاؤ۔ مسلم شریف مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب مسلمان آپس مین بھائی
بھائی ہین پس ہر ایک کو چاہئے کہ کسی مسلمان پر نہ ظلم کرے نہ اوسے کسی ہلاکت مین ڈالے
یعنے کسی دشمن کے ہاتھ نہ چھوڑے بلکہ اس کی مدد کرے اور جو کسی مسلمان کی حاجت پوری کرنے
مین کوشش کرتا ہے تو خود اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی مین ہو جاتا ہے اور جو کسی مسلمان
کا رنج والم دور کرے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے غمون سے ایسکے بڑے غم کو دور کر دیتا ہے
اور جو کسی کا عیب چھپاوے تو حق تعالیٰ حشر کے روز اسکا عیب پوشیدہ کر دیگا۔ عزیز و برائے
خدا تم آپس مین اتفاق رکھو خلوص نیت سے ملتے جلتے رہو غیرون کو خود سے اعلیٰ جانو اور
خود ذلیل بنے رہو۔ دل مین ذرہ بھی کدورت نہ آنے دو کہ یہ ہی بہت بڑی بلا ہے جب قرآن
اور حدیث سے معلوم ہو چکا کہ مسلمان سب ایک ہین تو اونپر ظلم نہ کرو اگرچہ اپنا حق بھی کچھ
ضائع ہو نہ اوسے ہلاکت مین ڈالو ورنہ چاہ کن را چاہ در پیش کی مثال موجود ہے نہ کسیکی
آبرو لو نہ تہمت لگاؤ نہ چغلی کھاؤ نہ اوسے حقیر جانو اگرچہ ہنود ہو نہ ذلیل کرو اگرچہ غلام
ہی ہو ہر مسلمان کی مدد کرتے رہو اور ہر تکلیف کی بات سے بچتے رہو جسنے ایسا کیا بس وہی
مسلمان اور ایمان والا ہے اور جو ایسا نہ کیا تو یہ ہی منافق ہے جسکے لئے دوزخ ہے ہمارے
مالیگاؤن کے ایک مولوی اور ایک ملا کے اتفاق کا بالکل تازہ لطیفہ ملاحظہ ہو ایکروز مسجد مین
پہلے مولوی صاحب آئے وضو کر کے نماز پڑھنے لگے کہ اتنے مین ملا جی بھی آگئے اور وضو کر کے
مولوی صاحب کے بائین بازو قریب ہی ہو کر نماز شروع کر دیئے اتفاق سے قعدۂ اخیر مین
مولوی صاحب بیٹھے اور ملا جی قعدہ اولیٰ مین دونون پاؤن عورتون کی طرح داہنی طرف
نکالکے بیٹھے تو ملا جی اپنے پاؤن سے مولوی صاحب کی ران مین وہ ایکدفعہ کھود کر یدکر مولوی صاحب

داہنی طرف ذرا کھسک گئے ادہر ملاجی بھی ذرا گھسکنیان مار کر پھر بدستور سابق کھود کرید کرنے لگے
اور لطف یہ کہ ابھی دونون حضرات نماز ہی مین ہین پھر تو مولوی صاحب کا غصہ تھما او ٹھا کچھ التحیات
پڑھے کچھ نہین نہ سلام پھیرے نہ کلام کئے فوراً اوٹھکر ملا کی ران مبارک پر صرف ایک ہی لات
مار کر بھاگنے لگے اتنے مین ملاجی بھی نہ فرشتون کو سلام کئے نہ مقتدیون سے رضا لئے مسجد کے
فرش ہی پر مولوی صاحب کو پیار سے بغل مین دبا کے خوب زد و کوب کئے اس شغیر کی جھپیٹ
مین ان کی پگڑی فرش معنبر پر رونق افروز ہوئی پھر کسیطرح ملا سے چھوٹ چھٹا کر ایسا بھاگے
کہ گھر ہی چین لیا پھر ادہر دوسرون نے ملا کی بھی اچھی خبر لی۔ معاذ اللہ یہ نفاق کا مزہ اور ایسے
ایسے لوگون کی علمیت اور جہالت کا یہ طرہ کیا خوب۔ عزیزو مسلمانو تم آپس مین اتفاق رکھو
حتی کہ اپنے مسلمان بھائی کے ہر کام مین شریک رہکر انکی امداد کرو انکے رنج سے رنج اور انکی
خوشی مین خوشیان مناؤ لیکن اب ہمارے اکثر مسلمان بھائی اس کام پر آمادہ ہوگئے ہین کہ حق کا
ناحق اور ناحق کا حق۔ سچ کا جھوٹ اور جھوٹ کا سچ اور حرام کا حلال و حلال کا حرام غلط کا صحیح
اور صحیح کا غلط اوس جماعت مین اونکے جیسی اور اس فریق مین انکے موافق کہکر ہر جماعت اور
برادری مین فساد پیدا کر دیتے ہین اور دو مسلمان بھائیون کو آپس مین لڑا دیتے ہین حیف
ایسے ہی لوگ چغلخور اور جھوٹے اور مفسد کہلاتے ہین اور یہی لوگ فاسق اور منافق ہوتے ہین
خود تو میان مٹھو بنجاتے ہین اور دوسرے طرح طرح کی تکلیفون مین مبتلا ہو جاتے ہین میرے
دوستو ایسے کامون سے تمھین نہ رحمن ہی ملیگا نہ رام ہی سے ملاقات ہوگی لکھڑے جہنم مین
جھونک دئے جاؤ گے اسدن تمھارا قافیہ تنگ ہو جائیگا حسرت ہی حسرت کا سامنا ہوگا مجبو
فساد ایک ظلم صریح ہے جہانتک ممکن ہو اگر دو مسلمانون یا کسی جماعت کے برادریون مین پھوٹ
ہو تو کسی نوع سے سچ اور جھوٹ بول بولا کر اور اس تنازع کو رفع دفع کر کے ان مین صلح اور اتفاق
کرا دو اگر تم ایسا کرو گے تو تمھین روزہ زکوٰۃ کا ثواب بے انتہا ملیگا کیونکہ اتفاق بہت بڑی عبادت
اور حسن عادات ہے اور یہ بھی ہے کہ انسان جب کسی انسان کو آسودہ حال دیکھتا ہے یا اور کسی
قسم کی خوشحالی جان لیتا ہے تو اسکے سینکڑون حاسد ہی حاسد نظر آتے ہین یا سمجھ لیتے ہین کہ
ان دونون مین پیار محبت اور دوستی ہے تو فوراً وہ ادہر اودہر کی جھوٹ باتین بنا کر ان کی
دوستی مین خلل ڈالکر آپ خوشی مناتے ہین اور انہین نفاق پیدا کر دیتے ہین بھلا اس سے انھین
اونھین کیا فائدہ حاصل ہوا اور کونسا مزہ ملا نعوذ باللہ منہا جسکو اللہ تعالیٰ آسودہ حال رکھے

یا اولاد اور مال دے یا علم و ہنر عطا کرے یا حسن و جمال بخشے تو دوسرونکا کلیجہ کیون پھٹے کیا یہ باتین تمہارے قبضہ مین ہین کیا حسد اور تمہاری اس دشمنی سے ان چیزونکو وہ واپس لے لیگا ہرگز نہین اللہ تعالیٰ کافرون اور غلامون اور دوستون اور دشمنون سب کو یکسان سمجھتا ہے جس کی قسمت مین جو لکھ چکا وہ عطا کرتا ہے بقول سعدی۔ ؎

دوستان را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمنان نظر داری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسد اور دشمنی اور نفاق مین کچھ بھی لذت نہین البتہ حاسدون کی نیکی حسد کرنے سے جل جاتی ہے جیسے لکڑی آگ کو جلا ڈالتی ہے جب قرآن اور حدیث سے ظاہر ہو چکا کہ کسیکی بے عزتی زبان اور ہاتھ سے نہ خود کرین نہ کسیکو اشارہ کرین نہ کسی کو حقیر جانین کہ تقوی اور پرہیزگاری کے صریح خلاف ہے اسیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ جو متقی اور پرہیزگار ہے وہ مسلمانون کی حقارت نہین کرتا نہ مال اور آبرو لیتا نہ خیانت نہ ظلم نہ پردہ فاش کرتا کیونکہ ظلم خون کرنے کے مانند ہے اور ظلم و حسد اور نفاق کرنیسے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اگر حضور مسلمان ہین تو خبر اب سے ہی خیال فرمائین اور ہر طرح مسلمانون کی خیرخواہی مین رہین اور بغض۔ حسد۔ عداوت۔ نفاق سے باز رہین اور ان کے جسم کو اپنے جسم سا جانین کہ اسی مین فلاح دارین اور خوشی رسول الثقلین ہے تو ہر شخص کو لازم ہے اگر مسلمان ہے تو ہر انسان کے ساتھ نفاق اور حسد اور عداوت نہ رکھے بلکہ ہمیشہ خوشخوئی سے پیش آوے کیونکہ یہ اللہ کی رحمت کا سبب ہے اور جسپر اللہ کا رحم ہے وہ نرم دل ہوتا ہے اور جس سے وہ ناخوش ہے وہ بدخو اور سخت دل ہوتا ہے اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ عمدہ اخلاق وہی ہے کہ باوجود زور اور طاقت بدلہ نہین لینا اور اپنے دشمنون۔ مخالفون۔ حاسدون اور بدخواہون سے احسان و مروّت و محبت رکھنا اور انکی خطاؤن سے درگذر کرنا اور ان کی بدخواہیون کو فوراً معاف کر دینا انکی عداوت و بغاوت و رنج دہی پر صبر کرنا اور برائی کے عوض بہرحال اونسے بھلائی اور ان کو عمدہ الفاظ سے یاد کرنا ان کے لئے دونوجہان کی نیک دعا کرنا بس یہی طریقہ بہت اعلیٰ ہے اور اسی کا نام اتفاق ہے پس یہ احقر آپ سے سچ کہتا ہے کہ جب اسطرح مسلمانون مین اتفاق ہو جائیگا تو یہی اسلام جو آج نفاق کے باعث تنزلی مین جا رہا ہے وہ بدرجہا ترقی کر جائیگا اور ہر ایک صاحب ایمان کے دل سے ظلم۔ ستم۔ کینہ۔ بغض۔ عداوت۔ کذب۔ بہتان۔ لعن طعن۔ خیانت۔ حسد

غیبت ۔چغلی ۔ لایخن ۔فحش ۔ نفاق ۔ تکبر ۔غصہ ۔ فخر ۔ گھمنڈ ۔غرور وغیرہ وغیرہ بالکل دور ضرور ہوجائیگا اور عدل ۔ انصاف ۔محبت ۔شفقت ۔ رحمت ۔ الفت ۔مروت ۔ چاہت ۔ہدیہ ۔ تحفہ ۔ احسان ۔ انعام ۔ نرم کلام ۔مصافحہ ۔سلام وغیرہ وغیرہ جاری اور لازمی ہوجائیگا ۔ لہذا بہر باز تم آپس مین اتفاق رکھو ۔کوئی ایسی بات نہ ہونے پائے جس سے جھگڑا اور دشمنی پیدا ہوجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اختیار کرو قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرو اگر کسی مسجد پر کبھی کسی امر مین جھگڑا ہوجائے تو اول اسے کسی نوع سے مٹا دو نگرا ون سے یا اس مسجد سے جدا ہو کر دوسری مسجد قائم نہ کرو اسلئے کہ اس مسجد کا کیا قصور ہے البتہ بانی مسجد اگر یہ فخر جتلاوین یا یون کہین کہ یہ ہماری مسجد ہے ہم نے اپنا صرفہ کر کے تیار کیا ہے اسکی بنیاد ہم نے رکھی ہے یہان زحمت اوٹھائی ہم نے وہان محنت کی یہ کیا وہ کیا غرضکہ انکی کسی باتون سے فخر اور ریا ظاہر ہو تو اب تم یہ سمجھ لو کہ یہ مسجد بھی ضرار ہی مین داخل ہے اسلئے کہ وہ خاص لوجہ اللہ نہ ٹھہری بلکہ فخر و ریا کی ہوئی جیسا کہ پہلے گذر چکا وہان ملاحظہ ہو اور وہان سے الگ ہو جاؤ کسی دوسری مسجد مین جا کر نماز ادا کرو اگرچہ اس سے کچھ دور ہی جانا پڑے ذرا تکلیف ہی جھیلو مگر دوسری مسجد کی بنیاد نہ رکھی جائے تاکہ ضرار مین شمار نہ ہو اور امید ہے کہ اکثر شہرون اور گاؤن مین تحقیق کے بعد مسجد ضرار دو چار ضرور ہی نکلیگی مگر مجھے یہان ان چوہون کی حکایت یاد آگئی کہ ایک روز بہت چوہے جمع ہوئے اور دروازہ بند کر کے یہ مشورہ کرنے لگے کہ ہم لوگ کسطرح بلی کے ہاتھ سے بچین اور بے ڈر ہو کر اپنی اوقات بسر کرین اس امر مین بہت دیر تک تجویز کرتے رہے لیکن کسی کی کوئی بات پسند نہ آئی آخر ایک چوہا جوان جو نہایت فصیح اور بلیغ تھا کھڑا ہو کر بولا کہ دشمن سے بچنے کی یہ بہت عمدہ حکمت ہے جسے ابتک مین چھپا رکھا تھا تو یہ چاہیے کہ بلی کے گلے مین گھنٹا باندھا جاوے اسکے ہلتے ہی ہم خبردار اور ہوشیار ہو جاوین اور اپنا اپنا رستہ لین یہ بات سنتے ہی سب چوہے بہت ہی خوش ہوئے اور کہا شاباش تم نے تو بہت اچھی تدبیر نکالی ان مین سے کسی ایک نے چاہا کہ اٹھکر اسکی تعظیم و تکریم کرین اور شکر بجا لاوین اتنے مین ایک بوڑھا سیانا چوہا جو چپ چاپ انکی باتین سنتا رہا وہ اٹھکر یہ بولا کہ البتہ یہ تدبیر بہت ہی درست اور قابل قبول ہے اور اسکا مدبر بھی نہایت عقلمند اور تیز فہم ہے لیکن میری دانست مین یہ ہے کہ جب تک وہ یہ بیان نہ کر دے کہ فلانا چوہا اس بلی کے گلے مین گھنٹا باندھیگا اور اسطرح سے باندھا جائیگا تب تک اسکی بات کا اعتبار نہ کیجئے اور اس کے شکر گذار نہ ہوجئے پھر تو یہ سنکر سب غور مین پڑے

کہ واقعی بلی کے گلے مین کون گھنٹا باندھنے جائیگا اگر اس تدبیر کے مدبر کو بھیجا جائے تو اُسے بھی وہ تڑپ کر جائیگی اور اگر ہم مین سے کوئی دوسرا باندھنے جائے تو اسے بھی جیتا نہ چھوڑے گی۔ اسی کشمکش مین مین بھی ہون کہ اگر گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل اور دوسرا شخص بھی کسی ایسی مسجد کو مسجد ضرار نہین کہہ سکتا اسلئے کہ جس نے کہا کہ یہ فلان مسجد ضرار ہے اور واقعی وہ وہی ہے تو خواہ مخواہ اسے تکلیف کا سامنا ہوگا۔ ناظرین مین اسکے متعلق بہت کچھ عرض کرتا لیکن یہان اسقدر وسعت نہین کہ دل کھولکر قلم کو زور دون ہان یہ رسالہ قول مختار دربابت مسجد ضرار اگر دو چار جزو کا ہوتا تو اسکی اچھی طرح تفصیل کیجاتی (انشاءاللہ) اسلئے مین نے اپنے قلم راقم کو روک کر اسی پر اکتفا کیا جواب بھی۔

شعر

دانا کو تو اک حرف نصیحت ہے کفایہ ‏ ‏ ‏ نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالہ

اللھم ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اللھم ربنا طھر قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریا والسنتنا من الکذب والغیبۃ واحشرنا علی زمرۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وتحت لوائہ وامتنا علی محبتہ وسنتہ اللھم اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین والمؤمنات برحمتک یا ارحم الراحمین

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ موسوم بہ **قول مختار دربابت مسجد ضرار** مؤلفہ جناب ابوالعمید مولوی عبدالمجید صاحب امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤن تاریخ ۲۷ محرم ۱۳۳۱ھ کو ختم ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوا

مین (احقر ابوالعمید محمد عبدالمجید امام مسجد قلعہ مالیگانوی) یہان اسی کے متعلق ایک فتوی مع استفتاء درج کرتا ہون جو رسالہ الدین النصیحۃ مین علمائے حیدرآباد کی جانب سے تحریر ہے ملاحظہ ہو **استفتاء** کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ احمدآباد محلہ پانچ پیپلی مین چند برادران اسلام نے ایک مسجد بنام نگینہ تیار کی اس مین نماز وغیرہ بھی شروع ہوگئی بعدہ دوسرے چند برادران اہل اسلام نے اسی کے متصل وملحق ایک دوسری مسجد بنانا شروع کیا جسکی ابھی صرف دیوارین تیار ہوئی ہین اور بہت کام ناتمام ہے اب استفسار یہ ہے کہ ایک مسجد کے متصل دوسری مسجد بنانا شرعا ہے یا نہین اور یہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ دوسری مسجد بنانے والے لوگ تو صرف ضد اور عداوت سے یہ کام کر رہے ہین بینوا توجروا **الجواب** درصورت صداقت مستفتی مسجد نگینہ کے متصل وملحق جو

مسجد بنائی جارہی ہے وہ شرعاً مسجد ضرار ہے کیونکہ اسکی بنیاد حسبۃً للہ نہیں بلکہ بانیون
کو اسکے بنانے سے ضد اور عداوت مقصود ہے اور جو مسجد کہ فخر یا ریا و دیگر اغراض نفسانی
سے بنائی جاتی ہے شرعاً وہ مسجد ضرار سمجھی جاتی ہے تفسیر احمدی کے صفحہ ۴۷۴ مدارک سے
اور خزانۃ الروایات کے صفحہ ۴۷ باب المسجدین مین تحریر ہے کہ کل مسجد بنی مباھاۃ او
ریاءً او سمعۃ او لغرض سوی ابتغاء وجہ اللہ او من مال غیر طیب فھو لاحق
بمسجد الضرار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین بھی آپنے عام مسلمانون کو
یہ حکم دیا تھا کہ کسی شہر مین دو ایسی مسجدین نہ بنائی جائین جو ایک دوسرے کو ضرر دین
چنانچہ تفسیر احمدی کے صفحہ ۴۷۴ مین ملاحظہ ہو اور مسجد ضرار کے متعلق شرعاً یہ حکم ہے کہ ایسی
مسجد جلا کر منہدم کر دی جائے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تو حضرت
کے حکم سے مسجد ضرار کو جلا کر منہدم کرنیکے بعد اسکی زمین نجاست اور غلاظت ڈالنے کیلئے
مقرر کیگئی تھی تفسیر احمدی کے صفحہ ۴۷۴ مین تفسیر بیضاوی اور مدارک سے ہے خزانۃ الروایات
کے صفحہ ۴۷ مین تحریر ہے وہان اسکی عربی عبارت دیکھیں۔ بنا برین اسوقت مسجد نگینہ
کے متصل و ملحق ضد و عداوت سے جو مسجد بنائی جارہی ہے وہ شرعاً قابل انہدام ہے واللہ اعلم
مہر از حیدر آباد۔ بمدرسہ نظامیہ مجلس انتظامیہ سنہ ۱۳۰۹ھ
باہتمام مہر
محمد زکی مدرس مفتی دار الافتاء مدرسہ نظامیہ۔ صحیح الجواب مہر رقمہ محمد حسین عفا اللہ عنہ
المجیب محمد اکبر علی حیدرآبادی طالبعلم نظامیہ۔ الجواب صحیح محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
اصاب من اجاب۔ سید عبد الرزاق عفا عنہ مدرس نظامیہ۔ المجیب۔ محمد حسین مدرس نظامیہ
الجواب صحیح۔ محمد عبد القادر عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح۔ محمد منیر الدین صدیقی عفا اللہ عنہ
فقط۔ مسجد ضرار ہی کے متعلق ہمارے شہر مالیگاؤن کے بھی چند لوگ فتوے بیرونجات سے
منگا چکے ہین جن مین سے تبرکاً و تیمناً چند معتبر و مستند فیصلے کا صرف جواب ہی درج کیا جاتا
ہے جن حضرات کو دیکھنا منظور ہو وہ ہمکو ملاحظہ کرلین وہ رسالہ اور فتوے موجود ہین کسی
کے لئے ممانعت نہین وہ یہ ہے۔ ہو الموفق للصواب۔ یہ مسجد جو کہ بغرض ضرر پہونچانے
مسجد اول کے اور نفسانیت سے بنائی گئی ہے یہ حکم مین مسجد کے نہین ہے یہ مسجد ضرار کے
حکم مین ہے مسجد ضرار کو حضور نے جلا کر گروا دیا تھا اور ایسی مسجد مین نماز پڑھنے سے نماز
تو ہو جائیگی لیکن مسجد کا ثواب نہ ملیگا اور ایسی مسجد بنانیوالا گنہگار ہے اسے توبہ کرنا چاہئے

واللہ اعلم - المجیب محمد وصی علی ملیح آبادی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور - الجواب صحیح نور الحسن عفی عنہ الجواب - اگر فی الواقع مسجد قدیم کے ضرر پہونچانے کے لئے مسجد جدید بنائی گئی تو اسکے مسجد ضرار ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہے اور ایسی مسجد مین ثواب مسجد مین نماز پڑھنے کا مترتب نہ ہوگا اور جو ایسی مسجد بناوے جس سے تفریق جماعت لازم آوے اور مسلمانون مین نفاق پیدا ہو ایسا شخص مستوجب وعید ہے واللہ اعلم - کتبہ محمد عبد العلیم اصلح اللہ حالہ غازیپوری - الجواب واقعی جو اس قسم کی مسجد ہو وہ لائق تخریب و تحریق و کناسہ ہے واللہ اعلم المجیب احقر مؤلف رسالہ ہذا عفی عنہ

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ ہذا

ماشاء اللہ آپ نے اے مولوی عبد المجید — خوب فرمایا ہے ناچاقی کے نقصان کو بیان

قوم کو اچھی نصیحت کی سبق اچھا دیا — حسن نیت کا متین دے اجر خلاق جہان

لکھدیا صدیق نے تاریخ اس کے سال کی

ہو مسلمانون مین رسم اتفاق جاودان

وفات علمائے کرام مالیگاؤن سنہ ۱۲ تا ۱۳۳۵ھ

اوستاذی جناب منشی مولوی محمد یعقوب صاحب امام مسجد بیلباغ - ۸ رماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۲ھ مولوی محمد صادق صاحب بن ملا دین محمد - ۲۳ رماہ رجب سنہ ۱۳۱۵ھ اوستاذی حضرت مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب مدرس و بانی مدرسہ بیت العلوم ۲۶ رماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ھ والد ماجد مؤلف رسالہ ہذا جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد نصر اللہ عرف حافظ بابو صاحب امام مسجد قلعہ ۷ رماہ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ آپ سنہ ۱۳۱۳ھ مین حج کعبہ اور زیارت مدینہ کو تشریف لیگئے سنہ ۱۳۱۴ھ مین بعافیت واپس آگئے ہندوستان مین اسی سال پہلے بمبئی سے طاعون شروع ہوا اور اسی سال مالیگاؤن کے شہر کے اندر بڑا سیلاب آیا تھا - جناب مولانا مولوی عباس علی صاحب ۱۸ رماہ شوال سنہ ۱۳۲۳ھ جناب مولوی ملا عبد الرحمن صاحب امام مسجد تکیہ - ۲۵ ر جمادی الآخر ۱۳۲۴ھ اوستاذی جناب مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۶ رماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۶ھ جناب ملا مولوی دین محمد صاحب ۱۸ رماہ شوال سنہ ۱۳۲۸ھ جناب میانجی محمد عبد القادر صاحب مدرس

انجمن ہدایت اسلام ۵ ارماہ شوال ۱۳۳۲ھ رویا صادقہ اول میرا سچا خواب محرم ۱۳۳۲ھ
کی ایک رات کو مین نے یہ خواب دیکھا کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب ایک کرسی پر محزون
رونق افروز ہین آپ کے داہنے جانب والد مؤلف رسالہ ہذا دوسری کرسی پر مغموم بیٹھے
ہوئے ہین پھر کیا دیکھتا ہون کہ دیکھتا ہون دو شخص اور لا رہے ہین اتنے مین میرے والد
نے کہا عبد المجید تو کچھ غم نہ کر تجھے تاکید دیتا ہون ساتھ ہی مولانا صاحب نے مجھ سے
فرمایا کہ یہ دو کرسی میرے دو طلبا کے لیے ہین ان مین ایک کا نام عبد المجید ہے پھر مین
جاگ اوٹھا بعدہ مین نے اپنے اس خواب کی تعبیر یہ سوچی کہ والدی مرحوم کے اس اشارے
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری والدہ ماجدہ کا اسی سال عنقریب انتقال ہوگا مولانا مغفور
کے قول سے یہ سمجھا کہ ان مین سے ایک کرسی کا مستحق شاید کہ یہ احقر ہی ہو اسلیے کہ آپ کے
طلبا سے اسوقت ہم تین عبد المجید تھے آخرش ۲۹ صفر ۱۳۳۴ھ کو میری والدہ ماجدہ
انتقال فرمائین اور آپ کے طلبا سے مولوی عبد السلام صاحب ۸ تاریخ ماہ ربیع الاول
۱۳۳۴ھ کو اور مولوی عبد المجید بن پیارے حاجی ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ کو قضا فرما گئے
حالانکہ اسوقت مین بھی سخت بیمار تھا حتی کہ ایک روز شہر کی ہر گلی کوچہ مین میرے ہی مرجانیکی
شہرت بھی ہو چکی تھی لیکن کم نصیبی کہ مجھے وہ دولت حاصل نہ ہوئی جناب مولوی حافظ محمد باقر صاحب
۲۸ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ ثانی شب ۲۷ ذیحجہ ۱۳۳۴ھ کو اپنی والدہ مرحومہ کو مین نے خواب مین یون
دیکھا کہ آپ چارپائی پر لیٹی ہوئی تکلیف کے باعث اپنے ہاتھون اور پیرون کو حرکت دے رہی
تھین گویا نزع کی حالت تھی مجھسے فرمائین کہ عبد المجید اگلے سال بھی گھر کا کوئی بڑا آدمی
فوت کریگا اس عرصہ مین نیند سے چونک پڑا اسوقت بھی خود ہی کو سمجھا صبح اٹھتے ہی جو کچھ
قرض تھا فوراً ادا کرکے ملک الموت کا منتظر ہوگیا چونکہ اس برس مین بھی مین بیمار ہوگیا تھا
آخر الامر میرا بھائی محمد اسمٰعیل جو عربی بغیۃ المصلی پڑھتا رہا سولہ برس پانچ ماہ زندہ رہکے ۲۸ محرم ۱۳۳۵ھ
کو فوت کر گیا۔ اللہ تعالی ان بزرگون کو غریق رحمت کرے۔ مولانا عباس علی صاحب بمبئی اور
باقی حضرات مالیگاؤن کے قبرستان مین مدفون ہوئے فقط یہانتک جو حضرات مجھے از بر تھے
ان کو مین نے لکھدیا سہواً جو بزرگ رہگئے ہون مجھے اطلاع ملنے پر انہین کسی دوسرے
رسالے مین درج کرونگا واضح رہے۔ الراجی خادم علمائے سعید احقر ابو الحمید
محمد عبد المجید عفی عنہ امام مسجد قلعہ مؤلف رسالہ ہذا وغیرہ مالیگانوی۔

اعلان ۔